ہمارے بچوں کی عقل وسوچ ایک امانت ہے لہذا انکے افکار ونظریات کو صحیح رخ پر ڈھالنا ہماری ذمہ داری ہے

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَنَا الْأَوْلَادَ زِينَةً لِحَيَاتِنَا، وَجَعَلَ عُقُولَهُمْ أَمَانَةً فِي أَعْنَاقِنَا، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ. **أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ** وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ تَعَالَى الْقَائِلِ: ﴿**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ**﴾[1].

برادرانِ اِیمان، میرے عزیز ساتھیو! عقل اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے، ایک قیمتی خزانہ اور جوہرِ حیات ہے، عقل کی درستگی ہی انسان کو صراطِ مستقیم پر چلنے کے قابل بناتی ہے، صحیح عقل ہی انسان کو اپنے دنیاوی معاملات میں کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کرتی ہے، اور ہمارے نزدیک سب سے اہم ہمارے بچوں اور نوجوانوں کی عقل ہے، اور والدین میں سے کسی کو بھی یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنے بچوں کی ذہنی وفکری تربیت سے غفلت کا شکار ہوجائیں، ان کی عقل وسوچ پر کوئی توجہ نہ دیں، اور انہیں موبائل اسکرینوں میں چھپے حملہ آوروں کے رحم وکرم پر چھوڑ دیں، جو ان کی عقل وسوچ کے سوداگر ہوں، جو ایک ویڈیو کلپ یا چیٹنگ کے ذریعے بچوں کی عقل وفہم خراب کریں، ان کے افکار ونظریات کو راہِ اعتدال سے ہٹانے کی کوشش کریں، تاکہ بچوں کا اپنے دین اور اپنے وطن کے بارے میں نظریہ خراب ہو، اور ان کی سوچ غلط راہ پر گامزن ہو، اور یہ سب کچھ گھر میں بیٹھے بیٹھے ہوجاتا ہے، بچہ گھر سے باہر قدم نہیں رکھتا، ماں باپ غلط صحبت سے بچانے کے لیے گھر کی چوکھٹ تو بند کردیتے ہیں، مگر موبائل کی صورت میں ایک چور دروازہ کھلا رہ جاتا ہے، جہاں سے گمراہی اور بے راہ رَوی دَر آتی ہے، تو ہمیں اپنے آپ سے سؤال کرنا چاہیے: کہ کیا ہم نے اپنے بچوں کی عقل وسوچ کو سنوارا ہے؟ کیا انہیں درست فکر سے آراستہ کیا ہے؟ کیا ہم نے کبھی سوچا کہ ہمارے بچوں کی عقل وفہم کون کنٹرول کررہا ہے؟ ہمارے جگر گوشوں کے افکار ونظریات کے ساتھ کون کھلواڑ کررہا ہے؟ یاد رکھیے! بچوں کی

عقل وشعور کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے، اس سے غفلت برتنے میں پورے معاشرے کا نقصان ہے، اور اس سے لاتعلق رہنے میں ندامت وپشیمانی ہے. نبیِ کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم ﷺ کا فرمان ہے: «إِنَّ اللّٰهَ سَائِلٌ كُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاهُ، أَحَفِظَ أَمْ ضَيَّعَ، حَتَّى يَسْأَلَ الرَّجُلَ عَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ»[2]. بیشک اللہ تعالیٰ ہر نگران سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھ گچھ کرے گا اس نے اس کی حفاظت کی یا اسے ضائع کر دیا، حتیٰ کہ وہ بندے سے اس کے گھروالوں کے بارے میں بھی پوچھے گا.

تو میرے دوستو! اولاد کی فکری تربیت اور نگہداشت اَوائلِ عُمری ہی سے شروع ہوجاتی ہے، یہ زندگی کے وہ اہم ماہ وسال ہوتے ہیں جب انکی شخصیت تعمیر ہورہی ہوتی ہے، انکی طبیعتوں میں خوداعتمادی پیدا ہورہی ہوتی ہے، وہ دوسروں کے ساتھ مَیل جول رکھنے کے آداب سیکھ رہے ہوتے ہیں، اس وقت ہمیں چاہیے کہ ہم انکی صحیح فکری آبیاری کریں، کیونکہ اس عمر میں ہم انہیں جوکچھ سکھائیں گے اس کا اثر ساری زندگی ان پر قائم رہے گا.

اے حضرات والدین! ذرا سوچیے کہ نبی کریم ﷺ کیسے چھوٹوں پر شفقت فرمایا کرتے تھے، کیسے انہیں اپنے سے قریب کیا کرتے تھے، کیسے ان سے نرم گفتگو فرماتے، ان کے دل وجان میں ایسی پیاری باتیں بِٹھاتے، جن سے ان کے اخلاق کی درستگی ہوتی، ان کے نفوس کی اصلاح ہوتی تھی، چنانچہ ایک مرتبہ آپ علیہ السلام نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: «يَا غُلَامُ، إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ»[3]، اے بچے! بیشک میں تمہیں چند اہم باتیں بتلا رہا ہوں: تم اللہ کے احکام کی حفاظت کرو، اللہ تمہاری حفاظت فرمائے گا.

تو میرے بھائیو! اپنے بچوں کو وقت دیجیے، ان کے ساتھ بیٹھیے، ان سے پیار و شفقت سے بات کیجیے، انہیں اپنی محبت کا احساس دلائیے، ان کی عمر کے مختلف مراحل کو مدنظر رکھیے، ان کے جذبات میں آنے والی

تبدیلیوں کو سمجھیے، ان کی بدلتی سوچ پر گہری نظر رکھیے، ان کے بڑھتے تعلقات کا بغور جائزہ لیجیے، ان سے گفت و شنید کیجیے، ان کے سوالات توجہ سے سنیے، اگر وہ غلط بات کریں تو انہیں اپنے دامنِ شفقت میں لے کر پیار سے سمجھائیے، ان کو زجر و توبیخ کا نشانہ مت بنائیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کے دل میں آپ کا خوف بیٹھ جائے، پھر وہ آپ سے اپنے دل کی باتیں چھپانے لگیں، اور کسی ایسے غلط شخص کی صحبت کا شکار ہو جائیں، جو والدین کی شفقت سے ان کی محرومی کا خلا پُر کرنے کی کوشش کرے، پھر انہیں ان کے گھر والوں سے دور کرے، اور ان کی عقل و فکر پر شب خون مارے، ان کی سمجھ بوجھ پر مکمل طور پر قابض ہو جائے، پھر انہیں ایسے گہرے سمندر میں دھکیل دے، جہاں وہ شدت پسندی کی تلاطم خیز موجوں کی زد میں آجائیں، جہاں جہالت کے اندھیروں کا راج ہو، جہاں حق و صداقت سُجھائی نہ دیتے ہوں، اس لیے ہوشیار رہیے، خبردار رہیے، اپنے بچوں کے دوستوں پر نظر رکھیے، ان کی نشست و برخاست کے بارے میں پوری معلومات رکھیے، ان کے دوستوں کی محافل کا بغور جائزہ لیجیے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: «الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ»(4) آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہٰذا تم میں سے ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے.

میرے بھائیو! آج کے جدید دور میں ضروری نہیں ہے کہ دوست وہی ہو جس سے ملنا ملانا ہو، بلکہ آج وہ شخص بھی دوستی کا پیغام بھیجتا ہے، جو کسی سوشل میڈیا پلیٹ فارم کے اکاؤنٹ سے وابستہ ہے، یا موبائل میں کھیلی جانے والے گیمز کے چیٹ رومز کے ذریعے دوستی کرتا ہے، آج یہی نادیدہ شخص بچوں کے افکار پر اثر انداز ہوتا ہے، ان کے رویوں پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے، لہٰذا الیکٹرانک ڈیوائسز بچوں کے ہاتھ میں دے کر بے فکر نہ ہو جائیں، بلکہ وقتاً فوقتاً یہ چیک کرتے رہیں کہ آپ کا بچہ کیا دیکھ رہا ہے، کسے سُن رہا ہے، کس سے رابطہ کر رہا ہے، اور پھر یہ آپکی ذمہ داری ہے کہ بچوں کو فکری و نظریاتی اغواء کاری سے محفوظ رکھیں، ان کی عقلوں کو بیدار

کریں، تاکہ وہ سوچے سمجھے بغیر کسی غلط نظریہ کو قبول نہ کر بیٹھیں، ان کے اندر یہ ہمت پیدا کریں کہ وہ سؤال کریں، تحقیق کریں، یہ دیکھیں کہ اس مخصوص نظریہ کی بات کرنے والا یہ شخص کون ہے؟ کیا بات پوری کی جارہی ہے؟ یا یہ گفتگو کا نامکمل حصہ ہے؟ جسے اپنے مذموم عزائم کی خاطر پیش کیا جارہا ہے، اور یہ سوچیں کہ یہ نظریہ مجھے کس وادی کی طرف گھسیٹ رہا ہے، کن لوگوں میں میرا شمار کروارہا ہے؟ الغرض اپنے بچوں کو اتنا کمزور نہ بنائیں کہ جو چاہے انہیں فکری طور پر اپنا ہمنوا بنالے، جو چاہے ان کے جذبات کو برانگیختہ کرکے اپنے ناپاک مقاصد کو پورا کروالے، اور بچوں کو اتنا عقل و شعور ضرور دیجیے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو آگے پھیلاتے نہ پھریں، نبی مکرم، رسول معظم ﷺ کا ارشاد ہے: «كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ»(5). آدمی کے گناہگار ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو آگے پھیلاتا پھرے۔

اللہ کے نیک بندو! بسا اوقات انتہا پسندی کسی گمراہ کُن فکر سے پیدا ہوتی ہے، پھر کوئی اس فکر کو ہوا دیتا ہے، اسے بناسنوار کر پیش کرتا ہے، اس کی عظمت و اہمیت اس قدر پختہ کردیتا ہے کہ وہ سوچ انسان کے اعصاب پر سوار ہوجاتی ہے، اس کے اندر نفرت و عداوت کے جذبات بھڑکا دیتی ہے، پھر ایک ایسا موقع بھی آتا ہے، جہاں بغض و عداوت سے بھرا یہ شخص ظلم و جارحیت پر اُتر آتا ہے، لہٰذا اپنے بچوں کو سکھائیں کہ وہ انتہا پسندانہ نعروں سے متاثر نہ ہوں، انھیں یہ بتائیں کہ ہمارا دین سلامتی کا دین ہے، جو کبھی بھی دوسروں کو اذیت پہنچانے یا انکے ساتھ بدسلوکی کی تعلیم نہیں دیتا، احمد مجتبیٰ ﷺ کا فرمان ہے: «لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ، وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيءِ»(6) مؤمن بہت زیادہ لعن طعن کرنے والا، بدکردار، اور فحش گو نہیں ہوتا۔

میرے بھائیو! اپنے بچوں کے دلوں میں یہ بات بٹھائیے کہ ہمارا دینِ حنیف کسی عہد و اَمانت میں خیانت کی اجازت نہیں دیتا، کسی کے ساتھ غداری کو جائز قرار نہیں دیتا، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: «أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى

مَنِ ائْتَمَنَكَ، وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ»[7]، جس کسی نے تمہارے پاس امانت رکھی ہو تو اسے امانت واپس کر دو اور جس نے تمہارے ساتھ خیانت کی تو تم اس کے ساتھ خیانت نہ کرو. اسی طرح بچوں کو یہ بھی سکھائیں کہ ہمارا دین کسی پر ظلم کی اجازت نہیں دیتا، نہ کسی بے گناہ کا خون بہانے کی اجازت دیتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر سخت وعید فرمائی ہے، قتل کے جرم کی قباحت اور قاتل کی ندامت و پشیمانی کو بیان فرمایا ہے، کہ روزِ قیامت مقتول اپنے قاتل کی موجودگی میں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بارگاہ میں اپنا مقدمہ پیش کرے گا اور کہے گا: «يَا رَبِّ، سَلْ عَبْدَكَ فِيمَ قَتَلَنِي؟»[8]، اے میرے پروردگار! اپنے اس بندے سے پوچھیے کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟ تو یہ موقع ہو گا جب انتہا پسند شخص کے سامنے اصل حقیقت آشکارا ہو گی، کہ اس کی سوچ گمراہ تھی، جس کے پیچھے اس کی ساری زندگی برباد ہو گئی، اور اب خسارہ ہی خسارہ ہے، ندامت و پشیمانی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا * الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا﴾[9]، کہہ دو کہ: کیا ہم تمہیں بتائیں کہ کون لوگ ہیں جو اپنے اعمال میں سب سے زیادہ ناکام ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں کہ دنیوی زندگی میں ان کی ساری دوڑ دھوپ سیدھے راستے سے بھٹکی رہی، اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں، ﴿فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ﴾[10]، لہذا اے بصیرت والو! عبرت حاصل کرو. اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اس قول پر عمل پیرا رہو ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾[11].

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ. أَمَّا بَعْدُ:

اے حضراتِ والدین! اپنے بچوں میں یہ عقل و شعور اجاگر کریں کہ وطن ایک امانت ہے، اس کا امن و امان امانت ہے، اس کے وسائل امانت ہیں، اس کی عزت و ساکھ امانت ہے، لہذا ان کا اور ہم سب کا فریضہ ہے کہ ہم ان امانتوں کی حفاظت کریں، اور کسی قسم کی کوتاہی نہ کریں، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے أصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین سے جب خطاب فرماتے تو اکثر یہ نصیحت فرمایا کرتے: «لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ، وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ»[12]. جس میں امانت داری نہیں، اس کا ایمان کامل نہیں؛ اور جس میں عہد کی پاسداری نہیں، اس کا دین کامل نہیں. علاوہ ازیں اپنے بچوں کی ایسی تربیت کریں کہ وہ وطن کے عہد کی پاسداری کریں، اس کے أخلاق و اَقدار اپنائیں، اس کے قوانین کا احترام کریں، اس کے امن و امان کی حفاظت کریں، کیونکہ سچا مؤمن کبھی اپنے وطن سے غداری نہیں کرتا، اپنے معاشرے سے دغا بازی نہیں کرتا، اپنی ملازمت کو تخریب کاری کا دروازہ نہیں بناتا، بلکہ اس سے نیکی و بھلائی کی راہیں ایجاد کرتا ہے، اِرشاد رب قدیر ہے: ﴿وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ﴾[13]. اور جس طرح اللہ نے تم پر احسان کیا ہے تم بھی (دوسروں پر) احسان کرو، اور زمین میں فساد مچانے کی کوشش نہ کرو، یقین جانو اللہ فساد مچانے والوں کو پسند نہیں کرتا.

میرے بھائیو! اپنے بچوں کے دلوں میں انسان کا وہ مقام و مرتبہ بٹھائیں، جس سے اللہ رب العزت نے انسان کو سرفراز فرمایا ہے، ﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ﴾[14] اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے آدم کی اولاد کو عزت بخشی ہے. لہٰذا ہمارے بچے کسی پر ظلم نہ کریں، کسی پر زیادتی نہ کریں، کسی کو خوف زدہ نہ کریں، بلکہ حُسنِ اَخلاق سے پیش آئیں، رواداری اختیار کریں اور باہمی احترام و پُرامن زندگی کی اقدار اپنائیں.

حضراتِ والدین! آپ صحیح شعور اور درست فکر سے اپنے بچوں کی آبیاری کریں، انہیں علم و معرفت سے آراستہ کریں، تاکہ مذموم و خبیث مقاصد کے حامل لوگ اُنھیں کسی دھوکے میں مبتلا نہ کر سکیں، کیونکہ ایک شخص کی عقل و فکر کی حفاظت، پورے خاندان کی حفاظت ہے، اور ایک خاندان کی حفاظت پورے وطن کی حفاظت ہے، لہٰذا اگر کسی کو محسوس ہو کہ اس کا بیٹا یا اس کے آس پاس کا کوئی شخص کسی انتہا پسندانہ سوچ کا شکار ہے، یا اس کی گفتگو میں نفرت انگیزی پائی جاتی ہے، تشدد پر اُکسانے کا کوئی اشارہ نظر آتا ہے، تو وہ اس بات کو نظر انداز نہ کرے، بلکہ حکمت و بصیرت کے ساتھ اس سے بات چیت کرے، اور ان متعلقہ سرکاری اداروں کو باخبر کرے جو انتہا پسندی سے بچاؤ اور اس کے خاتمے کے لیے سرگرم عمل ہیں، کیونکہ انتہا پسندی سے بچاؤ ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے، لہٰذا اگر میاں بیوی کے درمیان تفریق بھی ہو جائے تب بھی وہ بچوں کے معاملے میں اپنی ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہوتے، چاہے وہ ایک دوسرے کے سَر یہ ذمہ داری ڈالتے رہیں، لیکن درحقیقت یہ ماں باپ دونوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کی تربیت و نگرانی کریں، ان کے عقل و شعور کو گمراہی سے بچائیں۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: «كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ»[15]، تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے، اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا، لہٰذا اپنے بچوں کی عقلوں کی حفاظت کے لیے باہم تعاون کریں، جس طرح ان کے جسموں کی حفاظت کے لیے باہم تعاون کرتے ہیں، اسی طرح ان کے ذہنوں کی بھی حفاظت کریں ان کے افکار و نظریات کو پاکیزہ بنائیں، تاکہ بچے اپنے خاندانوں کے لیے باعث افتخار بنیں، اپنے وطن کے لیے خیر و بھلائی کا ذریعہ بنیں، اور دوسروں کے لیے امن و سلامتی کا سبب بنیں... هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ أَوْلَادَنَا، وَنَوِّرْ عُقُولَهُمْ، وَحَصِّنْ مِنَ الزَّيْغِ قُلُوبَهُمْ، وَصُنْ مِنَ التَّطَرُّفِ فِكْرَهُمْ، وَاجْعَلْهُمْ ذُخْرًا لِأُسَرِهِمْ، وَعِزًّا لِمُجْتَمَعِهِمْ، وَخَيْرًا لِوَطَنِهِمْ. اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهُ، وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، وَظَاهِرَهُ وَبَاطِنَهُ، وَالدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ عِزَّهَا وَنَصْرَهَا، وَاسْتِقْرَارَهَا وَازْدِهَارَهَا، وَخَيْرَهَا وَرَخَاءَهَا. اللَّهُمَّ احْفَظِ الشَّيخ مُحَمَّد بْن زَايد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ بِحِفْظِكَ، وَكُنْ لَهُ عَوْنًا وَسَنَدًا، وَبَارِكْ فِي عُمْرِهِ وَعَمَلِهِ، اللَّهُمَّ وَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخ زَايد، وَالشَّيخ رَاشِد، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. اللَّهُمَّ اشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ. **اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.**

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(1) الحشر: 18.
(2) صحيح ابن حبان: 5103.
(3) الترمذي: 2685.
(4) أبو داود: 4833؛ والترمذي: 2535.
(5) أبو داود: 4992.
(6) الترمذي: 2092، والأدب المفرد: 312.
(7) أبو داود: 3535.
(8) أحمد: 2142.
(9) الكهف: 103-104.
(10) الحشر: 2.
(11) النساء: 59.
(12) أحمد: 12567.
(13) القصص: 77.
(14) الإسراء: 70.
(15) متفق عليه.